***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Role of Prophetic Teachings in Mitigating Climate Change: An Analytical and Applied Study in the Context of Pakistani Society

موسمیاتی تبدیلیوں کے تدارک میں نبوی تعلیمات کا کردار: پاکستانی معاشرے کے تناظر میں ایک تجزیاتی و تطبیقی مطالعہ

Muhammad Asim Bilal
MS Scholar Department of Islamic Studies, HITEC University Taxila
asim68116@gmail.com

Abstract
Climate change has emerged as one of the most pressing environmental challenges of the contemporary world, with significant implications for Pakistan in the form of extreme heat, floods, droughts, water scarcity, and threats to agricultural productivity and food security. Addressing these challenges requires not only scientific knowledge, technological innovation, and effective public policies but also ethical principles that promote environmental responsibility and the sustainable use of natural resources. In this regard, the teachings of Prophet Muhammad (peace be upon him) provide valuable ethical guidance concerning environmental protection, moderation, the prevention of harm, tree plantation, water conservation, and compassion toward living creatures. This study aims to examine the role of Prophetic teachings in mitigating climate change and explore their practical application in the context of Pakistani society. Employing a qualitative, descriptive, analytical, and applied research methodology, the study analyzes relevant Qur'anic verses and authentic Prophetic traditions alongside contemporary literature on Pakistan's climate-related challenges. It examines the principles of environmental responsibility derived from Islamic teachings and evaluates their potential application at individual, familial, social, institutional, and governmental levels. Particular attention is given to the prevention of environmental degradation, the reduction of resource wastage, the conservation of water, responsible tree plantation, sustainable agricultural practices, and the integration of environmental awareness into educational and religious institutions. The study argues that Prophetic teachings provide a valuable ethical and educational framework for promoting environmental responsibility and sustainable resource management. However, their effective application requires integration with scientific research, environmental legislation, institutional accountability, and coherent public policies. The study concludes that incorporating Islamic environmental ethics into Pakistan's climate-related strategies can strengthen public awareness, encourage responsible behavior, and contribute to more sustainable approaches to climate change mitigation and adaptation.

Keywords: Climate Change, Prophetic Teachings, Environmental Protection, Islamic Environmental Ethics, Water Conservation, Sustainable Development, Pakistan**.**

تمہید:

موسمیاتی تبدیلی عصرِ حاضر کا ایک اہم ماحولیاتی، معاشی اور سماجی مسئلہ ہے، جس کے اثرات پاکستان جیسے موسمیاتی خطرات سے دوچار ممالک میں زیادہ شدت کے ساتھ محسوس کیے جا رہے ہیں۔ شدید گرمی، غیر معمولی بارشیں، سیلاب، خشک سالی، گلیشیائی پگھلاؤ، پانی کی قلت اور

زرعی پیداوار میں عدم استحکام اس مسئلے کے نمایاں مظاہر ہیں۔ موسمیاتی تبدیلیوں کے سائنسی اسباب میں انسانی سرگرمیوں کے نتیجے میں گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج بنیادی اہمیت رکھتا ہے، جبکہ جنگلات کی کٹائی، توانائی کے غیر مؤثر استعمال، آلودگی اور قدرتی وسائل کے غیر پائیدار استعمال سے ماحولیاتی دباؤ میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس تناظر میں اسلامی تعلیمات کا مطالعہ اہم ہے، کیونکہ اسلام انسان کو زمین پر ذمہ دار مخلوق قرار دیتے ہوئے اعتدال، عدمِ اسراف، اصلاحِ زمین، شجرکاری، پانی کے تحفظ اور مخلوقات کے ساتھ حسنِ سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔

زیرِ نظر مقالے میں قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ ﷺ کی روشنی میں ماحولیاتی ذمہ داری کے بنیادی اصولوں کا تجزیہ کیا گیا ہے اور ان اصولوں کے پاکستانی معاشرے میں عملی اطلاق کی صورتیں واضح کی گئی ہیں۔ تحقیق میں کتابی و دستاویزی مواد کی معیاری تحلیل اور تطبیقی مطالعے کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ نبوی تعلیمات ماحولیاتی تحفظ کے لیے ایک مؤثر اخلاقی اور سماجی بنیاد فراہم کرتی ہیں، تاہم ان کا عملی نتیجہ اسی وقت سامنے آ سکتا ہے جب انفرادی طرزِ عمل کے ساتھ ریاستی پالیسی، شہری منصوبہ بندی، زرعی اصلاحات، صنعتی نظم و نسق اور ماحولیاتی قانون سازی کو بھی مربوط کیا جائے۔ مقالے میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ اسلامی ماحولیاتی اخلاقیات کو جدید سائنسی علم اور مؤثر حکومتی اقدامات کے ساتھ یکجا کرنا پاکستان میں موسمیاتی خطرات سے نمٹنے کی ایک اہم حکمتِ عملی بن سکتا ہے۔

زمین، پانی، ہوا، نباتات اور حیوانات انسانی زندگی کے بنیادی وسائل ہیں۔ ان وسائل کا متوازن نظام نہ صرف انسانی بقا بلکہ معاشی ترقی، غذائی تحفظ اور سماجی استحکام کے لیے بھی ضروری ہے۔ جب انسانی سرگرمیاں قدرتی نظام کے توازن کو متاثر کرتی ہیں تو ان کے نتائج مقامی آلودگی سے آگے بڑھ کر عالمی ماحولیاتی بحران کی صورت اختیار کر سکتے ہیں۔ موجودہ دور میں موسمیاتی تبدیلی اسی نوعیت کا ایک پیچیدہ مسئلہ ہے، جس نے قدرتی ماحول، انسانی صحت، زراعت، آبی وسائل اور قومی معیشت کو متاثر کیا ہے۔ موسمیاتی تبدیلی سے مراد درجۂ حرارت، بارشوں کے نظام اور دیگر موسمیاتی خصوصیات میں طویل مدتی تبدیلی ہے۔ قدرتی عوامل بھی آب و ہوا میں تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں، تاہم موجودہ عالمی حدت میں انسانی سرگرمیوں کے نتیجے میں فضا میں گرین ہاؤس گیسوں کے اضافے کو بنیادی سبب تسلیم کیا جاتا ہے۔ فوسل ایندھن کا استعمال، صنعتی سرگرمیاں، نقل و حمل، زمین کے استعمال میں تبدیلی اور جنگلات کی کٹائی اس مسئلے سے متعلق اہم عوامل ہیں۔ ان عوامل کے اثرات ہر خطے میں یکساں نہیں ہوتے، کیونکہ مقامی جغرافیہ، معاشی وسائل، آبادی کی نوعیت اور انتظامی صلاحیت بھی خطرات کی شدت متعین کرتے ہیں۔ پاکستان کی جغرافیائی ساخت اسے موسمیاتی تبدیلیوں کے متعدد خطرات سے دوچار کرتی ہے۔ شمالی علاقوں میں گلیشیئرز اور پہاڑی نظام، میدانی علاقوں میں زراعت، دریائے سندھ کا آبی نظام اور جنوبی علاقوں میں ساحلی پٹی مختلف نوعیت کے ماحولیاتی خطرات رکھتے ہیں۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کی پاکستان سے متعلق موسمیاتی رپورٹ میں سیلاب، خشک سالی، سمندری طوفان، زرعی پیداوار میں ممکنہ کمی، آبی دستیابی میں تغیر اور ساحلی کٹاؤ کو اہم خطرات میں شمار کیا گیا ہے۔[i]

اس صورتِ حال میں موسمیاتی تبدیلیوں کا حل صرف تکنیکی اقدامات تک محدود نہیں رہ سکتا۔ سائنسی تحقیق، جدید ٹیکنالوجی اور حکومتی منصوبہ بندی اپنی جگہ ضروری ہیں، لیکن ان کے ساتھ ایسا اخلاقی شعور بھی درکار ہے جو انسان کو اپنے وسائل کے استعمال، دوسروں کے حقوق اور آنے والی نسلوں کے مستقبل کے بارے میں ذمہ دار بنائے۔ اسلامی تعلیمات اسی اخلاقی بنیاد کی تشکیل میں رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ قرآن مجید زمین میں فساد سے روکتا، اعتدال کی تعلیم دیتا اور انسانی اعمال کے نتائج کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات میں شجرکاری، پانی کے تحفظ، راستوں سے تکلیف دہ چیزیں دور کرنے اور مخلوقات کے ساتھ بھلائی کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ اس مقالے کا بنیادی

مقدمہ یہ ہے کہ نبوی تعلیمات کو موسمیاتی تبدیلیوں کے جدید سائنسی تصور کے ساتھ خلط ملط کیے بغیر ان سے ایسے اصول اخذ کیے جاسکتے ہیں جو ماحولیاتی تحفظ، قدرتی وسائل کے ذمہ دارانہ استعمال اور اجتماعی اصلاح کے لیے رہنما بنیں۔ اس مقصد کے لیے ضروری ہے کہ دینی نصوص کے اخلاقی واصولی مفہوم اور جدید سائنس کے تجرباتی نتائج کے درمیان واضح فرق برقرار رکھا جائے۔

مسئلۂ تحقیق اور اہمیت

پاکستان میں موسمیاتی تبدیلیوں کے بارے میں عمومی گفتگو عموماً سیلاب، گرمی کی لہروں، شجرکاری مہمات اور حکومتی منصوبوں کے گرد گھومتی ہے۔ اس کے مقابلے میں اسلامی تعلیمات سے اخذ کردہ ماحولیاتی ذمہ داری کے اصولوں کو روزمرہ زندگی، شہری نظم، پانی کے استعمال، زرعی طریقوں اور ریاستی پالیسی کے ساتھ مربوط کرنے کی ضرورت باقی ہے۔ اس تحقیق کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ قرآن وسنت میں موجود ماحولیاتی اخلاقیات کو پاکستان کے مخصوص موسمیاتی چیلنجز کے تناظر میں کس طرح قابلِ عمل رہنمائی میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اس ضمن میں تین سوالات اہم ہیں:

1. قرآن وسنت میں ماحول اور قدرتی وسائل کے تحفظ سے متعلق کون سے بنیادی اصول پائے جاتے ہیں؟
2. ان اصولوں کا پاکستان میں موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کم کرنے اور ان سے مطابقت پیدا کرنے کے لیے کیا اطلاق ممکن ہے؟
3. ان تعلیمات کو فرد، معاشرے، دینی اداروں، تعلیمی نظام اور ریاستی پالیسی میں مؤثر انداز سے کیسے شامل کیا جاسکتا ہے؟

اس تحقیق کی اہمیت اس امر میں ہے کہ یہ مذہبی تعلیمات کو محض عمومی وعظ تک محدود رکھنے کے بجائے ماحولیاتی ذمہ داری، اجتماعی مفاد اور پالیسی سازی کے ساتھ مربوط کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ تاہم اس کا مقصد یہ دعویٰ کرنا نہیں کہ احادیث میں جدید اصطلاح ''موسمیاتی تبدیلی'' بعینہٖ موجود ہے، بلکہ یہ دیکھنا ہے کہ نبوی تعلیمات کے کون سے مستند اصول موجودہ ماحولیاتی مسائل کے حل میں اخلاقی اور عملی معاونت فراہم کرسکتے ہیں۔

منہجِ تحقیق

زیرِ نظر آرٹیکل میں معیاری، توصیفی، تجزیاتی اور تطبیقی منہج اختیار کیا گیا ہے۔ بنیادی دینی مصادر کے طور پر قرآن مجید اور صحیح احادیث سے استفادہ کیا گیا ہے، جبکہ پاکستان کے موسمیاتی خطرات کی وضاحت کے لیے ایشیائی ترقیاتی بینک، عالمی بینک اور متعلقہ اداروں کی دستیاب دستاویزی رپورٹس سے رجوع کیا گیا ہے۔ پہلے مرحلے میں ماحولیاتی تحفظ سے متعلق دینی نصوص کی نشان دہی کی گئی، دوسرے مرحلے میں ان سے اخذ ہونے والے اخلاقی اور سماجی اصولوں کا تجزیہ کیا گیا، اور تیسرے مرحلے میں ان اصولوں کو پاکستان کے موسمیاتی مسائل کے ساتھ مربوط کیا گیا ہے۔ یہ تحقیق بنیادی طور پر دستاویزی مطالعہ ہے؛ اس میں کوئی میدانی سروے، انٹرویو یا مقداری تجربہ انجام نہیں دیا گیا۔ لہٰذا اس کے نتائج کو کسی مخصوص پالیسی کے تجرباتی طور پر ثابت شدہ اثرات نہیں سمجھنا چاہیے، بلکہ یہ دینی اصولوں اور دستیاب ماحولیاتی معلومات کی بنیاد پر پیش کردہ تجزیاتی و تطبیقی نتائج ہیں۔

موسمیاتی تبدیلیاں: مفہوم اور پاکستان کو درپیش چیلنجز

موسمیاتی تبدیلیاں محض درجۂ حرارت میں اضافے کا نام نہیں، بلکہ ان میں بارشوں کے نظام، شدید موسمی واقعات، خشک سالی کے امکانات، گلیشیائی نظام اور سمندری سطح سے متعلق طویل مدتی تبدیلیاں بھی شامل ہوسکتی ہیں۔ ان تبدیلیوں کے اثرات مقامی حالات کے مطابق

مختلف ہوتے ہیں۔ بعض علاقوں میں شدید بارشوں اور سیلاب کا خطرہ بڑھتا ہے، جب کہ دوسرے علاقوں میں پانی کی قلت، گرمی اور زرعی پیداوار کے مسائل زیادہ نمایاں ہو سکتے ہیں۔ پاکستان کے لیے چند بنیادی چیلنجز درج ذیل ہیں:

سیلاب اور غیر معمولی بارشیں

شدید بارشوں، دریائی طغیانی اور بعض مقامات پر نکاسیٔ آب کی ناقص صورتِ حال سے جانی و مالی نقصان، گھروں کی تباہی، نقل مکانی اور زرعی زمینوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ موسمیاتی تبدیلی بعض شدید بارشوں کے خطرات میں اضافہ کر سکتی ہے، لیکن ہر سیلاب کو صرف موسمیاتی تبدیلی کا نتیجہ قرار دینا درست نہیں؛ زمین کے استعمال، تعمیرات، نکاسیٔ آب، دریائی گزرگاہوں اور انتظامی تیاری جیسے عوامل بھی اہم ہوتے ہیں۔[ii]

شدید گرمی اور انسانی صحت

درجۂ حرارت میں اضافے اور شدید گرمی کے واقعات سے محنت کشوں، بزرگوں، بچوں اور بیماریوں سے متاثرہ افراد کو زیادہ خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ شہروں میں درختوں اور سبز مقامات کی کمی، پختہ سطحوں کا پھیلاؤ اور عمارتوں کی ناقص منصوبہ بندی گرمی کے اثرات کو مزید شدید بنا سکتی ہے۔

پانی کی قلت اور آبی وسائل پر دباؤ

پاکستان میں آبادی، زراعت، صنعت اور شہری ضروریات کے باعث پانی کی طلب مسلسل اہم مسئلہ ہے۔ موسمیاتی تغیرات بارشوں اور دریا کے بہاؤ میں غیر یقینی پیدا کر سکتے ہیں، جب کہ پانی کا ضیاع، ناقص آب پاشی اور زیرِ زمین پانی کا غیر متوازن استعمال اس مسئلے کو بڑھاتے ہیں۔ اس لیے آبی تحفظ کے لیے موسمیاتی موافقت کے ساتھ مؤثر انتظام بھی ضروری ہے۔[iii]

زراعت اور غذائی تحفظ

زرعی پیداوار کا انحصار درجۂ حرارت، بارش، پانی کی دستیابی، زمین کی زرخیزی اور فصلوں کے موسمی تقاضوں پر ہوتا ہے۔ غیر معمولی گرمی، خشک سالی یا

سیلاب فصلوں، مویشیوں اور کسانوں کی آمدنی کو متاثر کر سکتے ہیں۔ پاکستان کے لیے موسمیاتی لحاظ سے موزوں بیج، پانی کی بچت، فصلوں کی بہتر منصوبہ بندی اور کسانوں تک بروقت موسمیاتی معلومات پہنچانا اہم اقدامات ہیں۔

جنگلات، حیاتیاتی تنوع اور ساحلی خطرات

جنگلات کی کمی، زمین کے غیر محتاط استعمال اور آلودگی سے ماحولیاتی نظام کمزور ہو سکتا ہے۔ ساحلی علاقوں میں سمندری سطح میں اضافہ، ساحلی کٹاؤ اور نمکین پانی کی دراندازی بعض آبادیوں اور زرعی وسائل کے لیے خطرات پیدا کر سکتی ہے۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کی رپورٹ بھی پاکستان کے لیے زرعی پیداوار، آبی دستیابی، ساحلی کٹاؤ اور شدید موسمی واقعات سے متعلق خطرات کو نمایاں کرتی ہے۔ ان چیلنجز سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان میں موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے صرف ہنگامی امداد کافی نہیں۔ پیشگی منصوبہ بندی، وسائل کے محتاط استعمال، ماحولیاتی نظم ونسق اور اجتماعی ذمہ داری کو یکجا کرنا ضروری ہے۔[iv]

قرآن وسنت میں ماحولیاتی ذمہ داری کے بنیادی اصول

زمین میں فساد سے اجتناب

قرآن مجید کا ارشاد ہے:

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا[v]

"اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔"

یہ آیت ایک وسیع اخلاقی اصول بیان کرتی ہے کہ انسان کو زمین کے نظام میں بگاڑ پیدا کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اس کا مفہوم صرف ماحولیاتی آلودگی تک محدود نہیں، بلکہ فساد کی متعدد صورتیں اس میں شامل ہیں۔ موجودہ تناظر میں اس اصول کا اطلاق ان انسانی سرگرمیوں پر کیا جاسکتا ہے جو پانی، ہوا، زمین اور دیگر قدرتی وسائل کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

اسی طرح قرآن مجید فرماتا ہے:

"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ"[vi]

"خشکی اور سمندر میں فساد ظاہر ہو گیا، لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی کے سبب۔"

اس آیت میں انسانی اعمال اور فساد کے درمیان تعلق کی نشان دہی کی گئی ہے۔ تاہم اس آیت کو کسی خاص جدید سائنسی نظریے کی براہِ راست پیش گوئی قرار دینے کے بجائے انسانی ذمہ داری اور اعمال کے نتائج سے متعلق عمومی قرآنی اصول کے طور پر سمجھنا زیادہ محتاط علمی رویہ ہے۔ اس اصول کے تحت وہ انسانی طرزِ عمل قابلِ اصلاح ہے جو قدرتی وسائل کو نقصان پہنچائے یا دوسروں کے لیے ماحولیاتی خطرات پیدا کرے۔

اعتدال اور اسراف سے اجتناب

قرآن مجید کا حکم ہے:

"وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ"[vii]

"کھاؤ اور پیو، لیکن اسراف نہ کرو؛ بے شک اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

اس آیت میں اسراف سے اجتناب کا اصول بیان ہوا ہے۔ اگرچہ آیت کا فوری سیاق کھانے پینے اور زینت سے متعلق ہے، لیکن اسراف کی عمومی اخلاقی ممانعت وسائل کے استعمال میں اعتدال کی اہمیت واضح کرتی ہے۔ موجودہ حالات میں اس اصول کا اطلاق پانی، بجلی، ایندھن، خوراک اور دیگر وسائل کے غیر ضروری استعمال سے اجتناب پر کیا جاسکتا ہے۔ اسراف کے خلاف اسلامی تعلیمات کو محض فرد کی ذاتی عادت تک محدود نہیں رکھنا چاہیے۔ اداروں اور ریاستی نظاموں میں بھی وسائل کے ضیاع، غیر مؤثر توانائی کے استعمال اور ایسی ترقیاتی سرگرمیوں کا جائزہ ضروری ہے جن سے ماحولیاتی نقصان پیدا ہو سکتا ہے۔ اس کے باوجود ہر زیادہ استعمال کو خود کار طور پر شرعی اسراف قرار دینے کے بجائے ضرورت، عرف، دستیاب وسائل اور حقیقی نقصان کو سامنے رکھنا چاہیے۔

زمین کی آبادکاری اور اصلاح

اسلامی تصورِ خلافت انسان کو زمین کے وسائل سے فائدہ اٹھانے کے ساتھ ان کی حفاظت اور درست استعمال کا پابند بھی بناتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا"[viii]

"اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور تمہیں اس میں آباد کیا۔"

اس آیت سے زمین میں آبادکاری اور تعمیر کے مفہوم کو سمجھا جا سکتا ہے۔ آبادکاری کا ایسا تصور جو زمین کی زرخیزی، پانی، نباتات اور انسانی ضروریات کو تباہ کر دے، پائیدار آبادکاری نہیں کہلا سکتا۔ لہٰذا زمین کی اصلاح، زرعی وسائل کی حفاظت، مناسب شہری منصوبہ بندی اور آلودگی میں کمی اس اصول کے معاصر اطلاقات میں شامل ہو سکتے ہیں۔ یہاں یہ فرق ضروری ہے کہ آیت بذاتِ خود جدید ماحولیاتی پالیسی کی تفصیلی ہدایات نہیں دیتی؛ بلکہ اس سے اخذ کردہ عمومی اصول کو موجودہ حالات میں سائنسی معلومات اور اجتماعی ضرورت کے مطابق نافذ کیا جا سکتا ہے۔

شجرکاری اور پیداواری ماحول

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ"[ix]

ترجمہ: "جو مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا کھیتی بوتا ہے، پھر اس میں سے کوئی پرندہ، انسان یا جانور کھاتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔"

یہ حدیث شجرکاری اور کاشت کاری کو نفعِ عام اور صدقے کے تصور سے مربوط کرتی ہے۔ اس میں انسان کے فائدے کے ساتھ پرندوں اور جانوروں کا فائدہ بھی شامل ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ماحول کی اصلاح اور مخلوقات کے لیے مفید وسائل پیدا کرنا اسلامی اخلاقیات میں قدر و منزلت رکھتا ہے۔ پاکستان میں اس تعلیم کا اطلاق محض درخت لگانے کی سالانہ مہم تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ مقامی آب و ہوا سے مطابقت رکھنے والی انواع کا انتخاب، لگائے گئے درختوں کی نگہداشت، پانی کی دستیابی، قدرتی جنگلات کا تحفظ اور شہری سبز مقامات کی حفاظت بھی اسی مقصد کا حصہ ہیں۔ ایسی شجرکاری جو مقامی حیاتیاتی تنوع کو نقصان پہنچائے یا پانی کی قلت والے علاقوں میں ناموزوں درختوں پر مشتمل ہو، مطلوبہ ماحولیاتی فائدہ فراہم نہیں کر سکتی۔ اس لیے نبوی ترغیب کو سائنسی منصوبہ بندی اور مقامی ماحولیاتی ضرورت کے ساتھ مربوط کرنا ضروری ہے۔

پانی اور مشترکہ وسائل کا تحفظ

پانی انسانی زندگی، زراعت، صفائی اور قدرتی ماحول کے لیے بنیادی ضرورت ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ"[x]

"اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔"

یہ آیت پانی کی بنیادی اہمیت واضح کرتی ہے۔ اس کی روشنی میں پانی کے تحفظ، آبی آلودگی کی روک تھام اور اس وسیلے تک منصفانہ رسائی کی اہمیت کو سمجھا جا سکتا ہے۔ نبوی تعلیمات کا عمومی مزاج یہ ہے کہ دوسروں کو نقصان نہ پہنچایا جائے اور مشترکہ مفادات کی حفاظت کی جائے۔ پانی کے بارے میں یہ اصول اس وقت خاص اہمیت اختیار کرتا ہے جب ایک فرد یا ادارے کا غیر محتاط استعمال دوسرے لوگوں، کسانوں یا آئندہ نسلوں کی

ضروریات کو متاثر کرتا ہو۔ پاکستان میں نہری نظام، زیرِ زمین پانی، گھریلو استعمال اور صنعتی اخراج کے مسائل سے نمٹنے کے لیے پانی کی بچت کے ساتھ مؤثر نگرانی اور آلودگی کی روک تھام بھی ضروری ہے۔[xi]

راستوں سے ضرر دور کرنا اور عوامی ذمہ داری

صحیح مسلم میں راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کو ایمان کی شاخوں میں شمار کیا گیا ہے۔[xii] اس تعلیم سے عوامی مقامات کو صاف رکھنے، دوسروں کو ضرر سے بچانے اور مشترکہ ماحول کے تحفظ کی اخلاقی بنیاد سامنے آتی ہے۔ موجودہ شہری حالات میں اس اصول کا اطلاق کوڑا کرکٹ مناسب جگہ ٹھکانے لگانے، نکاسیٔ آب کے راستوں کو بند نہ کرنے، خطرناک فضلے کو عام مقامات پر نہ پھینکنے اور عوامی مقامات کی صفائی برقرار رکھنے پر کیا جا سکتا ہے۔ تاہم موسمیاتی تبدیلیوں کے تدارک اور مقامی آلودگی کے خاتمے میں فرق ملحوظ رہنا چاہیے۔ کچرا اسڑک پر پھینکنا صفائی اور صحت کا مسئلہ ہے، جب کہ گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج عالمی حدت سے متعلق ایک الگ مگر بعض مقامات پر باہم مربوط مسئلہ ہے۔ نبوی تعلیمات دونوں شعبوں میں ذمہ دارانہ رویے کی بنیاد فراہم کرتی ہیں، لیکن ہر مسئلے کے لیے اس کے اپنے سائنسی اور انتظامی حل درکار ہیں۔

نبوی تعلیمات کی روشنی میں پاکستانی معاشرے کے لیے عملی اطلاقات

فرد کی سطح پر ماحولیاتی ذمہ داری

ماحولیاتی اصلاح کا آغاز فرد کے طرزِ زندگی سے ہو سکتا ہے۔ پانی، بجلی اور ایندھن کا غیر ضروری استعمال کم کرنا، خوراک کو ضائع ہونے سے بچانا، قابلِ استعمال اشیا کو بلا ضرورت تلف نہ کرنا اور کوڑا کرکٹ مناسب جگہ پر ڈالنا ایسے اقدامات ہیں جن سے وسائل کا ضیاع کم ہو سکتا ہے۔ یہ تمام اقدامات اپنے اثرات اور نوعیت کے اعتبار سے یکساں نہیں، لیکن مجموعی طور پر ذمہ دارانہ طرزِ زندگی کی تشکیل میں معاون ہیں۔ اسلامی تعلیمات سے ان عادات کو اخلاقی معنی ملتے ہیں: وسائل محض ذاتی ملکیت یا فوری منفعت کا ذریعہ نہیں، بلکہ ان کا استعمال دوسروں کے حقوق اور اجتماعی ضرورتوں کے تناظر میں بھی دیکھا جانا چاہیے۔ اس کے باوجود فرد کو ایسے مسائل کا واحد ذمہ دار قرار دینا درست نہیں جن کا حل صنعتی ضابطہ بندی، توانائی کے نظام، ٹرانسپورٹ، شہری منصوبہ بندی یا حکومتی پالیسی سے وابستہ ہو۔

خاندان اور معاشرتی تربیت

خاندان بچوں میں صفائی، پانی کی بچت، درختوں کی نگہداشت اور اشیا کے ذمہ دارانہ استعمال کی عادات پیدا کرنے کا بنیادی ادارہ ہے۔ اگر گھر میں پانی ضائع کرنے، خوراک تلف کرنے اور کچرا غیر مناسب جگہ پھینکنے کو معمولی سمجھا جائے تو ماحولیاتی ذمہ داری کا شعور کمزور رہتا ہے۔ اس کے برعکس والدین عملی نمونے کے ذریعے بچوں کو یہ سمجھا سکتے ہیں کہ ماحول کی حفاظت محض حکومتی ذمہ داری نہیں، بلکہ معاشرتی اخلاق کا حصہ ہے۔[xiii]

مساجد اور دینی اداروں کا کردار

پاکستان میں مساجد، مدارس اور دینی اجتماعات عوامی تربیت کے اہم ذرائع ہیں۔ خطباتِ جمعہ، دروسِ قرآن اور سیرت کے پروگراموں میں ماحولیاتی ذمہ داری کے مستند اسلامی اصولوں کو شامل کیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں درج ذیل موضوعات مفید ہو سکتے ہیں:

- اسراف سے اجتناب اور پانی و بجلی کی بچت۔
- شجرکاری اور لگائے گئے درختوں کی حفاظت۔

- صفائی، کچرے کی مناسب تلفی اور عوامی مقامات کا احترام۔
- جانوروں اور دیگر مخلوقات کے ساتھ حسنِ سلوک۔
- قدرتی وسائل کے استعمال میں دوسروں کے حقوق کا خیال۔

اس نوعیت کی تعلیم اس وقت زیادہ مؤثر ہو سکتی ہے جب اس کے ساتھ عملی نمونہ بھی موجود ہو؛ مثلاً مساجد میں پانی کے کفایتی استعمال، توانائی کی بچت، مناسب فضلہ انتظام اور مقامی درختوں کی نگہداشت کے انتظامات کیے جائیں۔ محض تقریر اور عملی رویے میں تضاد ہو تو مطلوبہ تربیتی اثر کم ہو جاتا ہے۔

تعلیمی اداروں میں ماحولیاتی شعور

اسکولوں، کالجوں اور جامعات میں ماحولیاتی تعلیم کو سائنسی معلومات اور اخلاقی تربیت دونوں کے ساتھ پیش کیا جانا چاہیے۔ اسلامیات کے مضامین میں قرآن و سنت سے متعلقہ اصولوں کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے، جبکہ سائنس اور سماجی علوم میں موسمیاتی تبدیلیوں کے اسباب، اثرات اور ممکنہ حل پڑھائے جا سکتے ہیں۔ اس طرح طلبہ کو یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ دینی اخلاقیات اور سائنسی تحقیق ایک دوسرے کی جگہ لینے کے بجائے مختلف مگر تکمیلی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ تعلیمی ادارے اپنے کیمپس میں پانی اور بجلی کے استعمال کی نگرانی، شجرکاری کے بعد درختوں کی بقا کا جائزہ، فضلہ کی علیحدہ درجہ بندی اور موسمیاتی خطرات سے متعلق آگاہی سرگرمیاں شروع کر سکتے ہیں۔ ان سرگرمیوں کی کامیابی کا اندازہ صرف منعقدہ تقریبات کی تعداد سے نہیں، بلکہ وسائل کی حقیقی بچت، انتظامی بہتری اور طلبہ کے رویوں میں تبدیلی سے لگایا جانا چاہیے۔

زراعت اور آبی وسائل کا پائیدار استعمال

پاکستان کی معیشت اور غذائی ضروریات میں زراعت کی اہمیت کے پیشِ نظر کسانوں اور زرعی اداروں کے لیے موسمیاتی موافقت کے اقدامات ناگزیر ہیں۔ پانی کی بچت کے طریقے، زمین کی زرخیزی برقرار رکھنا، فصلوں کے انتخاب میں مقامی موسمی حالات کو ملحوظ رکھنا اور بروقت موسمیاتی معلومات حاصل کرنا ایسے اقدامات ہیں جن سے بعض خطرات کم کیے جا سکتے ہیں۔ نبوی تعلیمات میں کاشت کاری اور شجرکاری کو اجر و صدقے سے مربوط کرنا زرعی سرگرمیوں کی اخلاقی قدر واضح کرتا ہے۔ اس کا معاصر اطلاق یہ ہو سکتا ہے کہ کسان زمین کو محض فوری منافع کا ذریعہ سمجھنے کے بجائے اس کی پیداواری صلاحیت، پانی کی دستیابی اور آئندہ استعمال کو بھی اہمیت دیں۔ دوسری طرف حکومت اور متعلقہ اداروں کو کسانوں کے لیے تربیت، جدید معلومات، مناسب مالی سہولتوں اور پانی کے منصفانہ انتظام کو یقینی بنانا چاہیے۔

صنعت، تجارت اور کاروباری ذمہ داری

صنعتی سرگرمیوں سے پیدا ہونے والی آلودگی، توانائی کا غیر مؤثر استعمال اور فضلے کی ناقص تلفی ماحولیاتی نقصان کا سبب بن سکتے ہیں۔ اس لیے کاروباری اداروں کی ذمہ داری صرف قانونی کم از کم تقاضے پورے کرنے تک محدود نہیں ہونی چاہیے، بلکہ انہیں اپنے پیداواری طریقوں اور وسائل کے استعمال کے ماحولیاتی اثرات کا جائزہ بھی لینا چاہیے۔ اسلامی اخلاقیات میں دیانت، امانت، ضرر سے اجتناب اور اجتماعی مفاد کی رعایت کاروباری ذمہ داری کے اہم اصول ہیں۔ ان اصولوں کا اطلاق اس صورت میں ہو سکتا ہے جب ادارے مضر فضلہ مناسب طریقے سے ٹھکانے لگائیں، آلودگی سے متعلق ضوابط کی پابندی کریں، پانی اور توانائی کے ضیاع کو کم کریں اور صارفین و مقامی آبادی کو اپنے ماحولیاتی اثرات کے بارے میں گمراہ نہ کریں۔[xiv]

ریاستی پالیسی اور قانونی نظم

ماحولیاتی مسائل کا بڑا حصہ انفرادی کوششوں سے حل نہیں ہو سکتا۔ توانائی، ٹرانسپورٹ، شہری منصوبہ بندی، صنعتی ضابطہ بندی، جنگلات، پانی اور فضلہ انتظام کے لیے ریاستی سطح پر مربوط حکمتِ عملی ضروری ہے۔ موسمیاتی خطرات کو قومی و صوبائی ترقیاتی منصوبوں میں شامل کرنا، خطرے سے دوچار آبادیوں کے لیے پیشگی انتباہی نظام بہتر بنانا، سیلابی گزرگاہوں اور نکاسیٔ آب کا تحفظ کرنا اور ماحولیاتی قوانین پر عمل درآمد یقینی بنانا اس حکمتِ عملی کے اہم اجزا ہیں۔ نبوی تعلیمات سے اخذ کردہ عدل، امانت، ضرر سے اجتناب اور اجتماعی مفاد کے اصول ریاستی پالیسی کے اخلاقی جواز کو تقویت دے سکتے ہیں۔ تاہم ان اصولوں کی بنیاد پر کسی مخصوص تکنیکی منصوبے کی کامیابی کا فیصلہ سائنسی تحقیق، لاگت، مقامی حالات اور نتائج کی نگرانی کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔ دینی رہنمائی اور سائنسی منصوبہ بندی کو ایک دوسرے کا متبادل نہیں بلکہ باہمی معاون سمجھنا چاہیے۔

تجزیاتی بحث

مندرجہ بالا نصوص اور اطلاقات کے تجزیے سے واضح ہوتا ہے کہ نبوی تعلیمات اور اسلامی ماحولیاتی اخلاقیات کو موجودہ موسمیاتی چیلنجز سے مربوط کرنے کے لیے چند بنیادی امتیازات اور اصول اہم ہیں۔

اول، اسلامی تعلیمات انسان کو زمین اور قدرتی وسائل کے بارے میں اخلاقی ذمہ داری کا احساس دلاتی ہیں۔ فساد سے اجتناب، اعتدال، شجرکاری اور مخلوقات کے ساتھ بھلائی ایسے اصول ہیں جو ماحولیاتی تحفظ کی حمایت کرتے ہیں۔ ان اصولوں کا تعلق صرف ذاتی عبادت سے نہیں، بلکہ انسانی طرزِ عمل اور اجتماعی زندگی سے بھی ہے۔

دوم، ماحولیاتی تحفظ کو محض درخت لگانے یا صفائی کی مہم تک محدود نہیں کیا جا سکتا۔ شجرکاری اہم ہے، لیکن موسمیاتی تبدیلیوں کے تدارک کے لیے گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں کمی، توانائی کے نظام میں بہتری، جنگلات کا تحفظ، پائیدار زراعت اور مؤثر شہری منصوبہ بندی جیسے اقدامات بھی درکار ہیں۔ اسی طرح سیلاب سے تحفظ کے لیے صرف شجرکاری کافی نہیں؛ نکاسیٔ آب، دریائی گزرگاہوں، تعمیرات کے ضوابط، پیشگی انتباہ اور ہنگامی تیاری کی بھی ضرورت ہے۔

سوم، ماحولیاتی ذمہ داری کی تقسیم منصفانہ ہونی چاہیے۔ عام شہری کو پانی ضائع نہ کرنے اور کچرا مناسب جگہ پھینکنے کی تعلیم دینا ضروری ہے، لیکن بڑے صنعتی اخراج، ناقص شہری نظام اور وسائل کے غیر مؤثر انتظام کو صرف انفرادی اخلاقی کمزوری قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ان مسائل کے حل کے لیے ادارہ جاتی اصلاحات اور مؤثر حکمرانی درکار ہے۔

چہارم، اسلامی تعلیمات کو جدید سائنسی معلومات کے ساتھ مربوط کرنا ضروری ہے۔ شرعی نصوص اخلاقی اصول فراہم کرتی ہیں، جبکہ موسمیاتی سائنس ان خطرات کی نوعیت، اسباب، پیمائش اور ممکنہ حل کے بارے میں تجرباتی معلومات دیتی ہے۔ ان دونوں کے کردار میں فرق برقرار رکھنے سے نہ دینی نصوص پر غیر ثابت شدہ سائنسی دعوے مسلط ہوتے ہیں اور نہ ہی ماحولیاتی مسئلے کو محض اخلاقی وعظ تک محدود کیا جاتا ہے۔

پنجم، ماحولیاتی پالیسی میں آنے والی نسلوں کے مفاد کو بھی پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ پانی، زمین، جنگلات اور توانائی کے وسائل کا ایسا استعمال جو موجودہ ضرورت پوری کرتے ہوئے مستقبل کی ضروریات کو شدید خطرے میں ڈال دے، پائیداری کے اصول سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اسلامی تصورِ امانت اور اجتماعی ذمہ داری اس پہلو کی اخلاقی اہمیت واضح کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔

نتائجِ تحقیق

اس مطالعے سے درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

1. قرآن و سنت میں فساد سے اجتناب، اعتدال، شجر کاری، مخلوقات کے ساتھ بھلائی اور عوامی ضرر کو دور کرنے سے متعلق ایسے اصول موجود ہیں جو ماحولیاتی تحفظ کے لیے اخلاقی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔
2. نبوی تعلیمات کو موسمیاتی تبدیلیوں کے جدید سائنسی تصور کا متبادل قرار دینا درست نہیں؛ البتہ ان سے اخذ کردہ اخلاقی اصول وسائل کے ذمہ دارانہ استعمال اور اجتماعی اصلاح میں معاون ہو سکتے ہیں۔
3. پاکستان کو سیلاب، شدید گرمی، خشک سالی، آبی دباؤ، زرعی خطرات اور ساحلی تبدیلیوں جیسے متعدد موسمیاتی چیلنجز کا سامنا ہے، جن کے حل کے لیے مقامی حالات کے مطابق اقدامات ضروری ہیں۔
4. شجر کاری کا حقیقی فائدہ اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب مقامی ماحول سے مطابقت رکھنے والے درخت منتخب کیے جائیں، ان کی نگہداشت کی جائے اور قدرتی جنگلات کے تحفظ کو بھی اہمیت دی جائے۔
5. پانی اور توانائی کی بچت، خوراک کے ضیاع میں کمی، مناسب فضلہ انتظام اور عوامی مقامات کی صفائی انفرادی و معاشرتی سطح پر ماحولیاتی ذمہ داری کے قابلِ عمل مظاہر ہیں۔
6. موسمیاتی تبدیلیوں کے تدارک اور ان سے مطابقت کے لیے فرد، خاندان، تعلیمی ادارے، دینی مراکز، صنعت اور ریاست کو اپنی اپنی ذمہ داری ادا کرنا ہو گی۔
7. ماحولیاتی پالیسی کو مؤثر بنانے کے لیے دینی اخلاقیات، سائنسی تحقیق، قانونی ضابطہ بندی اور ادارہ جاتی نگرانی کے درمیان تعاون ضروری ہے۔

سفارشات

1. دینی تعلیم میں ماحولیاتی موضوعات کی شمولیت : مدارس، جامعات اور مساجد میں قرآن و سنت کے ماحولیاتی اصولوں کو مستند سائنسی معلومات کے ساتھ پڑھایا جائے۔
2. شجر کاری کے ساتھ نگہداشت : شجر کاری مہمات میں صرف لگائے گئے پودوں کی تعداد کے بجائے ان کی بقا، مقامی انواع کے انتخاب اور قدرتی جنگلات کے تحفظ کو بنیادی اہمیت دی جائے۔
3. پانی کے تحفظ کی قومی مہم :گھریلو، زرعی اور صنعتی سطح پر پانی کی بچت، آبی آلودگی کی روک تھام اور زیرِ زمین پانی کے پائیدار استعمال کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔
4. موسمیاتی موافقت کو ترقیاتی منصوبہ بندی میں شامل کرنا :سیلاب، گرمی اور خشک سالی سے متاثرہ علاقوں کے لیے مقامی خطرات کی بنیاد پر منصوبہ بندی، پیشگی انتباہی نظام اور ہنگامی تیاری بہتر بنائی جائے۔
5. صنعتی ذمہ داری اور قانونی عمل درآمد :فضلہ تلف کرنے، ہوا اور پانی کی آلودگی کم کرنے اور توانائی کے مؤثر استعمال سے متعلق قوانین پر مؤثر نگرانی کی جائے۔

6. نصاب میں سائنسی و اخلاقی ربط : تعلیمی اداروں میں موسمیاتی سائنس، وسائل کے تحفظ اور اسلامی اخلاقیات کو باہمی ربط کے ساتھ پڑھایا جائے تاکہ طلبہ مسئلے کے سائنسی اور اخلاقی دونوں پہلو سمجھ سکیں۔
7. نتائج کی پیمائش : شجرکاری، پانی کی بچت اور آگاہی مہمات کے نتائج کو واضح اشاریوں کے ذریعے جانچا جائے؛ محض تقریبات، خطبات یا پودے لگانے کی تعداد کو کامیابی کا واحد معیار نہ بنایا جائے۔
8. مقامی حکومتوں اور شہریوں کا تعاون : بلدیاتی اداروں، تعلیمی مراکز، دینی اداروں، کاروباری تنظیموں اور شہری برادریوں کے درمیان رابطہ مضبوط کیا جائے تاکہ ماحولیاتی اقدامات مقامی ضرورتوں کے مطابق اور دیرپا ہوں۔

خاتمہ

موسمیاتی تبدیلیوں کا مسئلہ انسان اور قدرتی ماحول کے تعلق پر از سرِ نو غور کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔ اس مسئلے کا مؤثر حل نہ صرف جدید سائنسی علم، بہتر ٹیکنالوجی اور ریاستی منصوبہ بندی کا محتاج ہے، بلکہ ذمہ دارانہ انسانی رویے، اجتماعی تعاون اور وسائل کے منصفانہ استعمال سے بھی وابستہ ہے۔ قرآن مجید زمین میں فساد سے روکتا، اعتدال کی تعلیم دیتا اور انسانی اعمال کے نتائج کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات شجرکاری، کاشت کاری، مخلوقات کے فائدے اور دوسروں سے ضرر دور کرنے کو اخلاقی قدر عطا کرتی ہیں۔ پاکستانی معاشرے میں ان تعلیمات کی معنویت اس وقت زیادہ نمایاں ہو گی جب انہیں عملی زندگی اور ادارہ جاتی پالیسی میں منتقل کیا جائے۔ پانی کی بچت، شجرکاری کی نگہداشت، فضلے کا مناسب انتظام، ماحولیاتی قوانین کی پابندی اور موسمیاتی خطرات کے لیے پیشگی تیاری ایسے اقدامات ہیں جن میں فرد اور ریاست دونوں کا کردار ہے۔ اس طرح نبوی تعلیمات کو محض نظری مباحث کے بجائے ماحولیاتی ذمہ داری کے عملی ضابطے کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے، بشرطیکہ ان کے اطلاق میں سائنسی حقائق، مقامی حالات اور اجتماعی مفاد کو ملحوظ رکھا جائے۔ حاصلِ بحث یہ ہے کہ نبوی تعلیمات موسمیاتی تبدیلیوں کے تدارک کے لیے ایک مضبوط اخلاقی و تربیتی بنیاد فراہم کرتی ہیں، لیکن ان کی مؤثریت کا انحصار انفرادی اصلاح کے ساتھ اجتماعی نظم، سائنسی رہنمائی اور ریاستی عمل درآمد پر ہے۔ یہی مربوط طرزِ فکر پاکستان میں ماحولیاتی تحفظ اور موسمیاتی خطرات سے نمٹنے کی کوششوں کو زیادہ مؤثر، منصفانہ اور پائیدار بنانے میں مدد دے سکتا ہے۔

مراجع و مصادر

---

[i] Asian Development Bank. *Climate Change Profile of Pakistan*. Manila: Asian Development Bank, 2017. https://www.adb.org/publications/climate-change-profile-pakistan.

[ii] World Bank. *Climate Risk and Adaptation Country Profile: Pakistan*. Washington, DC: World Bank. https://climateknowledgeportal.worldbank.org/sites/default/files/2018-10/wb_gfdrr_climate_change_country_profile_for_PAK.pdf.

[iii] Asian Development Bank and World Bank Group. *Climate Risk Country Profile: Pakistan*. May 2021. https://www.adb.org/publications/climate-risk-country-profile-pakistan.

[iv] Pakistan Meteorological Department. "Climate Change." National Drought Monitoring & Early Warning Centre. https://weather.gov.pk/ndmc/climate-change.

[v] الأعراف7:56

[vi] الروم30:41

[vii] الأعراف7:31

[viii] ہود11:61

[ix] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل الغرس والزرع، حدیث1553

[x] الأنبیاء21:30

[xi] سورۃ ہود، 11:61

[xii] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان عدد شعب الإیمان، حدیث35

[xiii] 2. Akrum Helfaya, Amr Kotb, and Rasha Hanafi, "Qur'anic Ethics for Environmental Responsibility: Implications for Business Practice," Journal of Business Ethics 150, no. 4 (2018): 1105–28, https://doi.org/10.1007/s10551-016-3195-6.

[xiv] Muhammad Yaseen Gada, Islam and Environmental Ethics (Cambridge: Cambridge University Press, 2024).